نظرات

رومی کی یاد میں

گزشتہ فروری میں پشاور یونیورسٹی نے دنیائے تصوف کے عظیم شاعر جلال الدین رومی پر ایک سیمینار کا انتظام کرکے یہ بتایا کہ ہوا و ہوس کی تاریکیوں میں بھٹکنے والا انسان آج بھی فکر رومی سے روشنی لے کر اپنی راہوں کو منور کر سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تصوف کی قلمرو میں رومی سے بڑا کوئی شاعر پیدا نہیں ہوا۔ واقعہ یہ ہے کہ تلاش حق کی داستان ہو یا حقیقت کبریٰ سے ملنے کی بے قراری، کائنات کا معمہ ہو یا تہذیب قلب و نظر کا مسئلہ غرضیکہ ان مسائل پر بہت لوگوں نے لکھا اور خوب لکھا لیکن رومی نے جس جذب و مستی اور کیف و نشاط سے یہ نغمہ چھیڑا اس پر آج بھی اہل درد وجد کر رہے ہیں۔ رومی نے تشبیہات اور تمثیلات کے پردے میں انسانی روح کی بیماریوں اور نفس کی آلائشوں کا جو علاج پیش کیا ہے، تاریخ نے اس کا اعتراف کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔

مولانا کی مثنوی کو جو عالمی شہرت اور قبولیت حاصل ہوئی اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسے پہلوی زبان میں "قرآن مجید" تصور کیا گیا، اور نکلسن نے مسلسل بیس سال کی محنت کے بعد مثنوی کا انگریزی ترجمہ کیمبرج سے شائع کیا۔ کہتے ہیں کہ شیخ فرید الدین عطار نے رومی کے والد سے کہا تھا کہ اس بچے کی حفاظت کرنا، یہ آگے چل کر ساری دنیا میں ہلچل مچائے گا۔ چنانچہ یہ پیش گوئی پوری ہو کر رہی اور عشق و محبت کی دنیا رومی کے نعرۂ حق سے گونج اٹھی۔

رومی علوم ظاہریہ کے بہت بڑے ماہر تھے اور نہایت ہی شان و شوکت سے رہتے تھے۔ اچانک ان کی ملاقات شمس تبریز سے ہوئی جس نے رومی کو علم کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر علم منزل اور معلوم تک نہ پہنچا سکے تو پھر ایسے علم سے جہالت بہتر ہے۔ رومی کا یہ سننا تھا کہ غرور نفس کے ہر تقاضے کو ٹھوکر ماری، بحث و جدل کی راہ ترک کردی، اور 'معلوم' تک پہنچنے کے لئے بدی کی ہر طاقت سے رشتہ توڑ لیا، کہا جاتا ہے کہ بایزید بسطامی نے ایک دفعہ خدا سے پوچھا کہ تجھ تک کیسے پہنچوں؟ اپنے نفس کا حجاب اٹھا دو اور چلے آؤ ،خدا نے جواب میں کہا۔ آپ کی ظاہری تربیت اشعری عقائد پر ہوئی لیکن مثنوی نے بتایا کہ بوجھل عقائد ادراک حقیقت کا سرچشمہ نہیں بن سکتے۔ اس کے لئے تو دل کو حرص و آز اور نام و نمود کی ہر آلائش سے پاک کرنا ہوگا۔ لیکن تزکیہ قلب کے لئے آدمی کو جن کٹھن منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے، رومی نے ان کو خوبصورت تمثیلات کے ذریعے بیان کیا۔ مثلاً آپ نے بتایا کہ ایک شیر نے کنوئیں میں اپنے ہی عکس کو دیکھ کر اس پر حملہ کر دیا اور جب کنوئیں کی گہرائی میں پہنچا تو اسے حقیقت کا علم ہوا۔ اس طرح جو آدمی دوسروں کی برائیاں کرتا ہوا ان پر حملہ آور ہوتا ہے وہ دراصل اپنی ہی برائیوں کا عکس دیکھ کر خود اپنے آپ پر حملہ کرتا ہے۔ بعض اوقات آدمی اپنی نادانیوں سے مقدس روایات کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ایک مکروہ آواز مؤذن کا تذکرہ کرتے ہوئے رومی کہتے ہیں کہ چند مسلمانوں نے ایک مؤذن سے جان چھڑانے کے لئے اسے حج پر بھیج دیا، راہ میں اس نے غیر مسلموں کی ایک بستی میں اذان دی، جسے سن کر ایک غیر مسلم، مؤذن کے لئے چند تحائف لایا، جب وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میری ایک سمجھ دار بیٹی اسلام سے مانوس تھی، میں نے ہر چند اسے اسلام سے دور کرنا چاہا مگر ایسا نہ ہوسکا لیکن آج وہ اس مؤذن کی بے ہنگم

آواز کو سن کر اسلام سے دور ہوگئی ہے۔ غرض کہ رومی نے اسرار حیات، فتنہ ہائے نفس اور تہذیب اخلاق کے بیان میں ایسی خوب صورت تمثیلات اختیار کی ہیں کہ ذوق سلیم ان پر جھوم جھوم اٹھتا ہے۔ مثنوی کی اس الہامی تاثیر کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ رومی کا اپنا دل عشق الہی سے جگمگا اٹھا تھا اور اس کے پاس سرمایہ عشق و محبت اور سوز و گرمی کے سوا کچھ نہیں تھا۔ چنانچہ ایسے سوختہ جان کے دل سے جو کچھ نکلا، وہ دلوں میں اترتا گیا۔ یونان کی کہانیوں میں لکھا ہے کہ ایک مصور نے یونانی خدا کا ایک مجسمہ بنایا اور اس محنت، لگن اور محبت سے بنایا کہ اسے دیکھنے کے لئے آسمان کے خدا زمین پر اترے انھوں نے مصور سے کہا کہ تم جو کچھ آسمانوں سے چاہتے ہو اسے ہم بھجوادیں گے۔ مصور نے کہا کہ میں خود تمہارے ساتھ آسمان پر چلنا چاہتا ہوں اور اپنی پسند کی چیز کا خود ہی انتخاب کر لوں گا۔ چنانچہ وہ آسمان پر گیا سب چیزوں کو دیکھا تو اس نے آگ کا انتخاب کیا۔ چنانچہ وہ آگ لے کر زمین پر واپس آیا اور اسے اپنے مجسمے میں ڈال دیا۔ یوں نظر آتا ہے کہ رومی نے اپنے دل کی آگ کو مثنوی کے اندر انڈیل دیا ہے۔ موجودہ وقت میں جب کہ سوسائٹی نے مادیت کے ہاتھوں شکست کھا کر اپنی مشکلات میں خود ہی اضافہ کیا ہے انسان عجم کے لالہ زاروں میں پھر سے رومی کی تلاش میں ہے، بے شبہ ہم رومی کی اخلاقی اور روحانی تعلیمات کو اختیار کر کے اپنے دلوں کی برباد دنیا کو دوبارہ آباد کر سکتے ہیں۔

ہماری پشاور یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد سے جنھیں ہم دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں، گزارش ہے کہ وہ اردو اور مقامی زبانوں میں فکر رومی پر عمدہ اور نفیس کتابیں لکھوائیں اسی طرح برصغیر میں رومی پر ارباب معرفت نے جو کچھ لکھا ہے لیکن یہ کام انہی لوگوں کے سپرد کیا جائے جو نہ صرف سچائی پر یقین رکھتے ہیں، بلکہ سچائی کی زندگی بھی بسر کر رہے ہیں۔ اس پر بھی کام کرنا بہت ضروری ہے

—✱—